خود اور خاندان کو بچائیے

سید ریاض حسین شاہ

خوداور خاندان کو بچائیے

خطبات

(11)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کریمانہ توجہ سے نوازنے والے دوستو!

اور

تیز احساس رکھنے والی سنجیدہ بہنو!

قرآن حکیم نے جو احکام، شعائر اور اقدار اسلامی معاشرت کی تشکیل کے لیے عنایت فرمائے ہیں ان میں ایک اہم حکم یہ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا

(سورۂ تحریم:6)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنی آل اولاد کو آگ سے بچاؤ''۔

اہل ایمان!

خدائی آواز تم میں روحانی بیداری پیدا کرنے کے لیے تمہیں جھنجھوڑ رہی ہے اور تمہیں ایک ایسے ماحول میں آنے کی دعوت دیتی ہے جس میں ایمانی احساسات تیز ہوں اور ہر فرد جانتا ہو کہ تباہی اور بربادی کہاں سے آتی ہے۔ ایمانی شعور سب سے پہلے ایک فرد پر اپنا اثر چھوڑتا ہے اس کے بعد ذمہ داریوں کا یہ گہرا اثر ایمانی گھرانوں کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ یہ ابتدائی تیاری پورے معاشرے کے سمندر میں نیکیوں کا تموج پیدا کرنے کے لیے روبہ سعی ہو جاتی ہے۔ قرآن حکیم ماننے والوں کے لیے یہ حکم چھوڑتا ہے کہ تم خود اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچا لو۔

بخت کی بات ہے۔اس کے لیے خدمت، نرمی اور رویوں کا حسن وسیلہ بن جاتا ہے۔میں کہتا ہوں بہترین تزکیہ زندگی کا کشکول بنا کر ماں باپ اور اپنے بزرگوں کے سامنے رکھ دینا ہے۔

چودھواں کام

نکمّا رہنا خانوادوں کو تباہ کر دیتا ہے۔یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں مصروف رکھیں، یہ تڑپ بھی اللہ سے قرب کا تحفہ دیتی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کمائی کرنے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے''۔

اللہ کا ارشاد ہے:

''جب آپ فارغ ہوں ایک کام سے تو دوسرے کے لیے کمر ہمت کس لیں اور اللہ کی طرف رغبت کر لیں''۔

پندرہواں کام

ایک مسلمان دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتا ہے اور اسے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنی ہوتی ہے اور یا پھر سننی ہوتی ہے۔سورۃ الفاتحہ میں انعام یافتہ لوگوں کی راہ کو صراطِ مستقیم قرار دیا گیا ہے اور گمراہوں اور مغضوب لوگوں کی راہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔اس وقت پوری دنیا کو معنوی جہنم بنا دیا گیا ہے۔یہودی، عیسائی اور ہندو مسلمانوں کو زمین سے اُچک کر تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ایمان والوں کو اپنے دوستوں اور دشمنوں کی پہچان پیدا کرنی چاہیے۔

پہلا کام

ہم سب کو اس مقصدِ عظیم تک پہنچنے میں پہلا کام یہ کرنا ہے کہ اپنے من کی مذہبیت کو اسمیت سے نکال کر ایمان بنانا ہے وگرنہ اس وقت دنیا میں جاری مذاہب نظریے کی حد تک مذہب کو مانتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ صاحبِ نظریہ ہونے اور صاحب ایمان ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ صاحب نظریہ اپنے نظریے کی صداقت کو متعصب ہو کر مانتا ہے لیکن اپنے عمل، اپنی سوچ اور اپنے تعامل میں وہ عقیدے کو داخل نہیں ہونے دیتا اس قسم کی فکر صرف فلسفہ ہوتی ہے جب ایمان کا قالب حرکیت کے لیے تڑپتا ہے۔ ایمان دل، ذہن اور روح کو منور کرنے کے بعد جسم کے ایک ایک بال کو فیض یاب کرتا ہے اور پھر دنیا بھر میں ابدی سچائیوں کو غالب کرنے کے لیے بے تاب ہو جاتا ہے اور پھر اس کی بے تابی عشق بن جاتی ہے۔ انسان کا خاکی وجود صرف علامت ہوتی ہے اس میں اصل فرماں روائی ایمان کی ہوتی ہے، یہیں سے ذہن کی تشکیل ایک نئے قالب میں ہوتی ہے۔ یہ مسلم ذہن کی تشکیل کردار کا رخ متعین کرتی ہے۔ عصر رسالت میں صحابہ اور آل پاک کے پاکیزہ افراد ان ایمانی عطاؤں اور لذتوں سے آگاہ تھے اس لیے وہ زندگی کی تعریف اور عظمت صرف یہی جانتے تھے کہ قدم رسالت میں ذرہ ذرہ ہو کر بکھر جائیں وہ کسی جگہ تنہا بھی ہو جائیں تو ان کا مسلم ذہن پسپائی قبول نہیں کرتا تھا وہ ایمان کے ہاتھوں میں بس اسی قلندری کے نور میں رہتے دما دم مست قلندر۔ بس یہی ایمانی طریقہ تھا جو ہمارے اسلاف کی متاع حیات تھی اسی ایمانی ہتھیار سے انہوں نے پوری دنیا مسخر کر لی حالانکہ ان کی تعداد کم تھی اور سامان حیات سے بھی وہ محروم رہتے تھے مگر محنت اور کاوش عشق کا رنگ رکھتی تھی۔

ارباب محبت! انتہائی مضبوط ایمان، مقدس اور دائمی ایمان مسلمانوں کو سماوی عزتوں کی خلعت فاخرہ پہنا سکتا ہے۔

یہ سماوی آوازیں انہی قدسی صفات لوگوں کا روحانی ترانہ ہوتا ہے:

اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ (سورۂ آل عمران: 160)

"اللہ تمہاری مدد میں ہو تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں"۔

دوسرا کام

آپ بہتری، فضیلت اور واقعیت کی طرف سفر کرتے ہوئے اپنے گھر کے ماحول کو سمجھیں اور پھر گھر سے باہر کا ماحول اور ارد گرد کے احوال سے لاعلم نہ ہوں۔ آپ نے یہ دونوں مناظر اور حالات دیکھ کر ہی اپنی اولاد، عیال اور اپنے لیے اہم فیصلے کرنے ہوں گے۔ آپ کائناتِ مادہ سے متعلق معلومات اکھٹی کرنے میں خود کو نہ کھپائیں۔ معین اقدار اور نتیجہ خیز اصولوں کو سامنے رکھیں اور محنت شروع کر دیں۔ دین اور دنیا میں فرق کا سمندر آپ کو ضائع کرے گا۔ اس لیے آپ کوشش کریں کہ دنیا بھی اور دین بھی اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔ یہ بڑا فیصلہ آپ کو کام کا انسان بنا دے گا۔ آپ بلا واسطہ فیضِ رسالت کی تربیت میں آجائیں گے۔ آپ اور آپ کے بچے ایک مخلصانہ حقیقت سے ہمکنار ہو کر ایک میٹھی زندگی کا معنیٰ سمجھنے لگ جائیں گے۔ یاد رکھیں کہ آپ اگر محض مادی انسان بن گئے تو تین بیماریاں آپ کو ختم کر دیں گی۔ الوہیت سے انکار، نبوت کی اطاعت سے فرار اور جھوٹ اور کذب پر مبنی مصروفیات کی وجہ سے شکوک اور شبہات کی ظلمتوں میں الجھاؤ آپ کو خراب کر دے گا۔ آپ ایک روحانی فیصلہ فرمائیں کہ آپ کا ایک روحانی مرشد ہو۔ آپ کا یہ تعمیری فیصلہ آپ کو سکون دے گا۔ ایسا مرشد جو مادی، مکار اور لالچی نہ ہو بلکہ خلوص کے ساتھ درگاہِ مصطفیٰ ﷺ سے تمہیں وہ جوڑ دے۔

سامعین با تمکین!!

خرافاتی سادگی انسان کی سوچوں میں سرطان کا وائرس بھر دیتی ہے۔ کوشش کریں کہ حضرت محمد ﷺ کی رضا، انداز فکر، دعوت اور اطاعت تمہارے لیے مشعل راہ بن جائے، ہر روز سادے طریقے سے حضور ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں۔ ان کی زندگی کو سمجھیں وہ دنیا میں اللہ کا کیا پیغام لے کر آئے اور شخصی طہارت اور عملی ندرت نے فلاحِ انسانیت کے لیے کیا کردار ادا کیا۔ مطالعۂ قرآن اور مطالعۂ سیرت تمہیں بہتر انسان بنا دے گا۔ کیا یہ حدیث معنیٰ آفریں نہیں

"کہ تم لوگ اپنی اولادوں کو اپنے نبی کی محبت اور آل نبی کی محبت اور قرآن پڑھنا سکھاؤ"۔

گھر میں اگر آپ فکر و عمل کے یہ فانوس روشن کر لیتے ہیں تو آپ کا گھر روشنیوں سے منور ہو جائے گا اور لامحالہ اس کا مثبت اثر اسلامی معاشرت پر بھی پڑے گا۔

تیسرا کام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں اور اپنے صحابہ کے دلوں میں یہ سبق پکا اور پختہ کر دیا تھا کہ حق وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ غیر مسلم اندھیروں میں بھٹکنے والے لوگ ہیں ان میں اور حیوانی زندگی گزارنے والے بے مقصد جانوروں میں کوئی فرق نہیں۔ اصل میں غلامانِ رسول ہی زمین پر سچائیوں کا معلم ہونے کا منصب رکھنے والے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں کو دہشت کے طریقے پر تبلیغ نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنے رویوں میں شفقت رکھنی چاہیے۔ ہر مسلمان خواہ چھوٹا ہے یا بڑا اسے یہ سبق یاد کر لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

"تم خیر امت ہو جنہیں انسانوں کی ہدایت اور اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔

خیال ہے کہ مسلمانوں کو تبلیغ کا یہ چرخہ ہمہ دم کاتتے رہنا چاہیے۔

چوتھا کام

گھروں میں عبادت، ذکر اللہ اور درود شریف کا چراغاں کریں، نعتیہ زمزمے بچوں کو سکھائیں۔ دل دماغ کی صفائی اسی ذوق اور عمل سے ممکن ہے۔ چھوٹی چھوٹی محفلیں گھر کا ماحول صاف کرنے کا کام کریں گی۔ ناقص اور فرقہ وارانہ فتووں سے گھر کا ماحول مسموم نہ کریں۔ طلع البدر علینا کے نغمہ نے جیسے مدنی فضا کو محبت کی خوشبو سے بھر دیا تھا کچھ وقت ضرور اس مقدس کام کے لیے نکالیں۔ اس قسم کے مثبت معمولات آپ کو حسد، چغلی، غیبت، بغض اور گالی گلوچ ایسی ظلمت سے بچالیں گے، اس راہ میں ہلکا احتساب مفید ہوگا، مار کٹائی، گالی گلوچ، اظہارِ نفرت

اور منفی رجحانات کا پرچار گھر کو تباہ کر دے گا۔

پانچواں کام

ماں باپ اپنے اہل اور اولاد کو وقت دیں اور اس قسم کے مذاکرات فیملی کی سطح پر کریں کہ کیا کیا چیز انہیں نقصان دے رہی ہے اور مسلمان کے مسلم تشخص کے خاتمے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ احساسِ زیاں ازالۂ زیاں کا مضبوط واسطہ ہوتا ہے۔

چھٹا کام

مجھے معلوم نہیں کہ میں اپنے ذہن کے الاؤ کو اپنی قوم کے سامنے لانے میں کامیاب ہو سکتا ہوں یا نہیں ہو سکتا لیکن حقیقت یہی ہے کہ ایک مضبوط قوم کو سچے اور مستحکم اخلاق کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے اخلاق کی جو ٹھوس ایمانی اقدار، ثابت قدمی، عظیم قربانی اور انتہائی صبر اور برداشت سے پھوٹے ہوں۔ صرف اور صرف خدا کی قسم یہ صرف اسلام ہی ہے جو نفسِ کاملہ تیار کر سکتا ہے اور تزکیہ کا کام قرآنی اصولوں ہی سے ممکن ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (سورۃ الشمس: 9)

''فلاح اسی نے پائی جس نے نفس کا تزکیہ کیا''۔

عصرِ حاضر میں حکومتوں، مشکوک رہبروں اور گندی تہذیب نے نفوس کو تباہ کر دیا۔ جنسیت اور آوارہ گردیت اور ذہنی اباحت نے گھروں اور معاشرے کو تباہ کر دیا ہے۔ آیئے! سچا انقلاب اپنے گھر سے لے کر تبدیلی کے لیے باہر نکلیں۔ یہ آیت ہم سب کے لیے منشور ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (سورۃ الاحزاب: 23)

''ایمان والوں میں کچھ ایسے عظیم لوگ بھی موجود ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد سچا کر دکھایا سو ان میں سے بعض تو نذر پوری کر چکے اور بعض ان میں سے منتظر ہیں اور اپنے پیمان سے ذرہ برابر بھی نہ بدلے''۔

ساتواں کام

اپنے اہل وعیال اور دوستوں یاروں میں اس احساس کی شدت اور تیزی کم نہ ہونے دیں کہ آپ ان سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ یہ احساس رشتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اپنے احباب میں ان مواقع کا تاثر ہمیشہ زائل کرنے کی کوشش کریں جس سے وہ آپ کے بارے میں یہ سوچیں کہ آپ اس کو کم تر سمجھتے ہیں، خصوصی طور پر یہ مغالطہ نفسیاتی مسائل پیدا کر سکتا ہے کہ آپ کی اولاد یہ سمجھنے لگ جائے کہ آپ کسی اور سے ان کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ کسی کو اچھوت تصور نہ کریں اس طرح اس کے ذہن میں منفیّت پیدا ہو جائے گی۔ بچے کو اپنے بارے میں کبھی غلط تصور کے حوالے نہ کریں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ایک پندرہ سال کا بچہ جو مجھ سے بیعت تھا میں نے اس سے پریشانی کی وجہ پوچھی اور استفسار کیا کہ آپ کے ابو کیا کرتے ہیں؟ تو وہ کہنے لگا وہ زمینوں پر قبضہ کرتے ہیں۔ ایسے معمولات اور حرکات سے سارا گھر دباؤ میں رہتا ہے۔ بہتر نشوونما کے لیے ماحول ہر اعتبار سے ستھرا رکھنے کی سعی کریں۔ جن گھروں میں حرام حلال کی تمیز نہیں ہوتی اور بیوی خاوند کے جھگڑے رہتے ہیں وہاں تربیت کا نظام سیلابی جھاگ بن جاتا ہے اور ترقی کے مواقع زیرو ہو جاتے ہیں۔

آٹھواں کام

گھر میں ماحول کو قدرے کھلا رکھنا۔ اگرچہ فضول خرچی درست نہیں اور بخل روحانیت کی پشت کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے لیکن بچوں میں عقل سلیم کو مضبوط کرنے کے لیے انہیں چھوٹی سطح پر خرید وفروخت کا موقع دینا اور ان کے ہاتھ سے اطعام طعام اور صدقات تقسیم کرنے کا حوصلہ رکھنا بچے میں اوصاف حمیدہ پیدا کرنے کا سبب ہوتا ہے اور عیاشیوں سے خود بھی دور رہنا اور بچوں کی حس کو نازک کر دینا تا کہ وہ ماحول کی تنگی ترشی برداشت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافرانہ سوسائٹی کا نقشہ کھینچا ہے:

يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ

(سورہ روم: 07)

"لوگ دنیا کی زندگی کا بس ظاہر پہلو جانتے ہیں اور آخرت سے وہ خود ہی غافل ہیں"۔

سورۂ محمد میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ

(سورۂ محمد:12)

''اور کفر کرنے والے دنیا کی چندروزہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں، جانوروں کی طرح کھاپی رہے ہیں اوران کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے''۔

وہ لوگ دنیوی لذتوں پرحیوانوں کی طرح ٹوٹ پڑتے ہیں اور نفس کوعیاشی کے لیے بے لگام چھوڑا ہوتا ہے۔ پیٹ اور شرمگاہوں کی شہوتوں کی تسکین کے لیے اندھا بہرا بن کر لذت پرستیوں میں پڑجانا،عورتوں کوورغلا کر جسم اورعقل کوتباہ کردینا خاندانوں کو پلٹ کررکھ دیتا ہےاورحقیقی خوشیاں گھروں سے رخصت ہوجاتی ہیں اور بے برکتیاں نحوستوں میں مبتلا کر کے جہنم بردار کردیتی ہیں۔

نواں کام

کوشش کروکہ ہرمسلم گھرانہ فتنہ اورفساد کی ہلاکت خیزیاں سمجھےاورمعمولات خانہ میں شمہ برابربھی فساد نہ آنے دے۔قرآن مجید نے مسلم جماعت کی سوچوں کانقشہ دکھایاہے:

حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ (سورۂ انفال:39)

''تاکہ فتنہ باقی نہ رہےاوردین سارے کاسارااللہ کے لیے ہوجائے''۔

دسواں کام

تعلیم وتربیت کے لیےخصوصی توجہ پیغمبرانہ سنت ہے۔جیسے غذاانسانی ضرورت ہے تعلیم اورتربیت بھی اشد ضرورت ہے۔اس کے لیے متعددآیات کامعنیٰ سمجھا جائے اور چار کاموں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے:

(1) تلاوتِ آیات

(2) تزکیہ

(3) تعلیم کتاب

(4) اور تعلیم حکمت

ایک بچہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کیا بہتر ہے اس لیے گھر کے بزرگوں کا کام ہے کہ بچوں کا تعلیمی رخ متعین کر کے انہیں کارآمد بنائیں ۔ میرے ایک دوست ہیں یونیورسٹی کا رجسٹرار ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کمیشن کا امتحان دے کر کوشش نہیں کی کہ انتظامی لائن اختیار کرتے ۔آپ فرمانے لگے کہ شاہ جی ایک وقت تک ہماری کوئی رہنمائی کرنے والا نہیں تھا ، جب سمجھ آئی اس موقع پر وقت گزر گیا تھا ۔ ''کیریئر پلاننگ'' میں اکثر خاندان غلطی کھا جاتے ہیں ۔ ہر گھر کو چھوٹی سطح پر مشاورت کا عمل خاندان میں جاری کرنا چاہیے۔ ہر شخص انسان ہوتا ہے مٹی کا تودہ نہیں ہوتا کہ اسے بے توجہ پھینک دیا جائے۔

گیارھواں کام

سامعین!

ایک بات یاد رکھیں ماحول وراثت میں نہیں ملتے ماحول بنانے پڑتے ہیں اور ماحول بنانے اور خوش رہنے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ آپ اپنے فیصلوں میں اور نعمتوں کے حصول کے لیے مشکل راستے کا انتخاب نہ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسان راہوں ہی کو اختیار کرتے تھے۔

یہ بات اچھی ہے کہ آپ کامل مثالیت (Idealism) تلاش کریں ۔ہمیں خود والدین نے رات سونے سے پہلے بڑے لوگوں کی حکایات سناتے اوران کے تجربات سے مستفید ہونے کا درس دیتے لیکن نفسیاتی اعتبار سے گھر میں بات بات پر ایک دوسرے کو ٹوکنے کا عمل درست نہیں ۔ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے افراتفری طبیعت کی بہترین تصویر کشی کی کہ تم نے گھر کی پلیٹ توڑ دی، تو ہمیشہ گھر تاخیر سے آتا ہے، تم نے کیسے استری کی کہ میرا نیا سوٹ جلا دیا، میرا بچہ بھی نکما ہے اسے ابھی تک پہاڑا یاد نہیں۔

سامعین!

بیج ہمیشہ اچھی فصلوں اور پھلوں کے بوئے جاتے ہیں ۔کانٹے اہتمام سے بوئے نہیں

جاتے۔ چوہے کو زہر کی گولیاں بھی احتیاط سے کھلائی جاتی ہیں کہیں اپنا بچہ ہی گندی گولی نہ کھا لے۔ اگر کسی میں کوئی عیب دیکھو تو چپکے سے اصلاح کر دو ورنہ بے عیب ذات تو اللہ ہی کی ہے یا اللہ نے اپنے رسولوں کو معصوم بنایا ہے۔

بارہواں کام

گھروں میں اگر صفائی کا خیال نہ رکھا جائے تو یہ بھی عذاب ہوتا ہے۔ صفائی نصف ایمان ہے۔ گھر کے تمام افراد کو مل کر اپنا ماحول صاف اور ستھرا رکھنا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ازواج کے ساتھ رسول ہو کر بھی ہاتھ بٹاتے۔ اس قسم کی عادات رکھنے والے لوگ زندگی کے کسی میدان میں شکست نہیں کھاتے۔ چغلیاں، حسد بازیاں گھروں کو تباہ کر دیتی ہیں۔

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

"سن لیں آپ میں سے کوئی بھی شخص مجھے میرے اصحاب کی کوئی بات نہ پہنچائے میں چاہتا ہوں کہ جب آپ کی طرف آیا کروں تو میرا سینہ صاف ہو"۔

(سنن ابی داؤد و ترمذی)

ایک مفکر نے صحیح کہا تھا:

"خاک اڑانے کی کوشش نہ کیا کریں وہ بیٹھی ہے تو اسے بیٹھا رہنے دیں البتہ خاک خود اڑنے لگ جائے تو منہ پر چادر ڈال کر خود کو محفوظ کر لیں"۔

تیرہواں کام

انسان کی زندگی میں دعا اہم رول ادا کرتی ہے۔ وہ لوگ جنہیں ماں باپ، پیر استاد اور معاشرے کے بزرگ دعاؤں کے ساتھ اٹھائے ہوتے ہیں وہ کبھی گرتے نہیں۔ قرآن مجید پڑھیں جتنے بھی لوگ رحمت کے ساتھ ابھرے ہیں وہ کسی نہ کسی کی پشت پناہی میں رہے یا پھر ان کی اپنی تڑپتی دعائیں ان کا سہارا بن گئیں۔ گھر کے تمام لوگ ایک دوسرے کے لیے رحمت کا مجسمہ ہونے چاہئیں۔ انہیں فلاح، صلاح اور بہتری کا یہ روحانی سفر جاری رکھنا چاہیے۔ ہاں تو کسی سے دعا لینا بھی